بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۱ تبلیغ ۱۳۴۵ھش ۔ ۲۰ شوال ۱۳۸۵ھ ۔ ۱۱ فروری ۱۹۶۶ء	نمبر ۳۵

اخبار احمدیہ

٭ ربوہ ۱۰ فروری ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

٭ ربوہ ۱۰ فروری ۔ کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عصر کے بعد مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب سابق مبلغ ماریشس و مشرقی و مغربی افریقہ کے مکان پر تشریف لے جاکر ان کے فرزند منیر الدین عبید اللہ صاحب کی دعوتِ ولیمہ میں جو بصورت عصرانہ دی گئی تھی شرکت فرمائی اس میں دیگر احباب کے علاوہ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بھی شرکت فرمائی۔ عصرانہ کے اختتام پر حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

عزیز منیر الدین عبید اللہ کی شادی عزیزہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری ظفر الحسن صاحب ملتانی مرحوم کے ساتھ ہوئی ہے۔ بارات ۵ فروری ۱۹۶۶ء کو ربوہ سے کراچی جاکر ۷ فروری کو واپس ربوہ پہونچی تھی۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

٭ ربوہ ۱۰ فروری ۔ جامعہ نصرت کی سالانہ صنعتی نمائش ۱۲ فروری بروز ہفتہ منعقد ہو رہی ہے۔ نمائش کا افتتاح صبح ٹھیک نو بجے حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اپنے دستِ مبارک سے فرمائیں گی۔

کشیدہ کاری اور دیگر مصنوعات کے سٹال لگائے جائیں گے۔ کھلونوں اور کھانے پینے کی متنوع اشیاء کی دوکانیں بھی لگائی جائیں گی۔ ربوہ کی مستورات سے توقع ہے کہ وہ کثیر تعداد میں تشریف لاکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

٭ مکرم شیخ عبد القادر صاحب فاضل محقق عیسائیت کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ابو المنیر نور الحق

٭ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"امانت فنڈ تحریک جدید
میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی
ہے اور خدمتِ دین بھی"

افسر امانت تحریک جدید

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ زندہ ایمان جس سے انسان خدا کو دیکھ لیتا ہے الہام پر ہی منحصر ہے

الہام سے انسان کو ایک نور ملتا ہے جس سے وہ ہر تاریکی سے مبرّا ہو جاتا ہے

"اصل میں ایمان کے کمالِ تام کا ذریعہ الہامات صحیحہ اور پیشگوئی ہوتے ہیں ایمان کبھی قصوں کہانیوں سے ترقی نہیں پکڑتے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ انسان جس مذہب میں پیدا ہوتا ہے جس راہ و رسم کا پابند اپنے آباؤ اجداد کو پاتا ہے اکثر اسی کا پابند ہوا کرتا ہے۔ اگر ایک بُت پرست کے گھر میں پیدا ہوا ہو تو بُت پرستی ہی اس کا شیوہ ہوگا اور اگر ایک عیسائی کے ہاں اس نے تربیت پائی ہے تو وہی خو بو اس میں پائی جاوے گی۔ مگر اس کے مسائل اور اس کے بنیادی عقائد کا بہت سا حصہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کی عقل و فہم میں کچھ بھی نہیں آیا ہوتا صرف لکیر کا فقیر ہوتا ہے۔ بچپن اور اوائل عمر میں تو کیا کوئی ان مذاہب کی حقیقت سے آگاہ ہوگا عیسویت کے حامی تو اگر ان سے کوئی پوری تعلیم کا پورا جوان عاقل بالغ بھی ان کی تثلیث کے راز کو پوچھے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ راز ہے جو ایشیائی دماغ کی بناوٹ کے لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ اور یہی حال بُت پرست کا ہے۔ ہاں البتہ اسلام ایک دنیا میں ایسا مذہب ہے کہ جس کے عقائد ایسے ہیں کہ انسان ان کو سمجھ سکتا ہے۔ اور وہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اسلام کے مسائل ایسے ہیں کہ کسی خاص دماغ یا عقل کے واسطے خاص نہیں بلکہ وہ تمام دنیا کے واسطے یکساں ہیں اور ہر ایک کی سمجھ میں آسکتے ہیں مگر وہ زندہ ایمان کہ جس سے انسان خدا تعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے اور وہ نور جس سے انسان کی آنکھ کھل کر اس کو ایقان تام حاصل ہو جاوے وہ صرف الہام ہی پر منحصر ہے۔ الہام سے انسان کو ایک نور ملتا ہے جس سے وہ ہر تاریکی سے مبرّا ہو جاتا ہے اور ایک قسم کا اطمینان اور تسلّی اسے ملتی ہے۔ اس کا نفس اس دن سے خدا تعالیٰ میں آرام پانے لگتا ہے اور ہر گناہ اور فسق و فجور سے اس کا دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے اس کا دل امید اور بیم سے بھر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حقیقی معرفت کی وجہ سے وہ ہر وقت ترساں و لرزاں رہتا ہے اور زندگی کو ناپائدار جانتا اور سفلی لذات کی ہوس اور خواہش کو ترک کرکے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں لگ جاتا ہے اور درحقیقت وہ اسی وقت گناہ کی آلودگی سے علیحدہ ہوتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ ۳۲۵ و ۳۲۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ... سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۶۶ء

توحید اور شرک

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں سلسلہ انبیاء علیہم السلام جو شروع کیا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان جو طرح طرح کے عوامل کے زیر اثر مختلف خداؤں کو پوجنے لگتا ہے۔ ان سب کو چھوڑ کر وہ صرف ایک خدا کی عبادت کرے۔

انسان کو محدود قوتیں دی گئی ہیں اس لئے جب وہ قدرت میں کسی چیز کو اپنے سے طاقتور دیکھتا ہے اس کی پوجا کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ جو دیوتا بت پرست اقوام نے بنائے ہوئے ہیں ان کی اصل تلاش کی جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن چیزوں کو وہ پوجتا ہے ان کو اپنے سے طاقتور سمجھتا ہے۔

زمانۂ حال میں اس قسم کی بت پرستی کی واضح اور متعین مثال ہندوؤں میں ملتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض قدیم اقوام جو امریکہ۔ افریقہ اور دوسرے براعظموں میں پائی جاتی ہیں ان کے حالات کے مطالعہ سے بھی یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ تاہم ان اقوام کے بت اور طریق عبادت واضح نہیں ہیں لیکن ہندوؤں نے قدیم رومیوں اور یونانیوں کی طرح ایک سلسلہ دیومالا تیار کر رکھا ہے۔ ان دیوتاؤں کی اتنی بہتات ہے کہ سب کا ذکر یہاں مشکل ہے۔ تاہم ہندوؤں کے بعض دیوتا مظاہر قدرت ہیں مثلاً اندر بارش کا دیوتا ہے۔ سورج اور چاند اور بعض دوسرے سیارے اور ستارے بھی دیوتاؤں میں شامل ہیں۔ پھر دولت کی دیوی لکشمی کی آجکل بہت پوجا کی جاتی ہے۔ اسی طرح علم کی دیوی سرسوتی وغیرہ۔

ان مختلف دیوتاؤں کے علاوہ ہندو مذہبی لٹریچر میں ہم کو ایک خدا تعالیٰ کا تصور بھی بڑے واضح طور سے ملتا ہے۔ آخری زمانہ میں ہندوؤں نے بھگوان کے تین روپ مانے ہیں۔ برہما۔ وشنو اور شو۔ برہما پیدا کرنے والا۔ وشنو پالنے والا اور شو ہلاک کرنے والا۔

اسلام نے توحید پر بہت زور دیا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ مختلف انسانوں نے مختلف اشیاء کو خدا بنا رکھا ہے۔ اب ہندوؤں میں ایک فرقہ آریہ پیدا ہوا ہے۔ جو اپنے آپ کو موحد کہتا ہے اور چاروں ویدوں کو الہامی کتب مانتا ہے۔ لیکن آریوں کے لئے یہ دقت ہے کہ ویدوں میں جو منتر دیئے گئے ہیں وہ مختلف دیوتاؤں کے نام سے ہیں۔ مثلاً بعض سوریہ دیوتا کے نام سے بعض اندر کے نام بعض اگنی اور بعض وایو دیوتا کے نام سے۔ آریہ اس کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ یہ دراصل واحد خدا تعالیٰ کی صفات ہیں۔

اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ موجودہ ویدوں میں خاصی تحریف کی گئی ہوئی ہے۔ برہمنوں نے اپنے مفاد کی خاطر منتروں کو دیوتاؤں پر تقسیم کر دیا ہوا ہے اور عوام کو ان مختلف دیوتاؤں کی پرستش کی طرف جھکا دیا ہوا ہے تاکہ پوجا پاٹ میں جو رسومات ادا کی جاتی ان کے ذریعہ ان کی اپنی پیٹ پوجا ہوتی رہے۔

اس صورت حال نے ان ہندو پجاریوں کے لئے جو صرف بھگوان کی عبادت کرنا چاہتے ہیں بڑی مشکل پیدا کر دی ہوئی ہے۔ اس لئے کہ مختلف لوگوں کو واحد خدا کی عبادت پر جمع کرنا ان کے لئے مشکل ہے۔ اس لئے انہوں نے یہ اصول بنایا ہے کہ ہر شخص خواہ وہ سورج کی پوجا کرے یا چاند کی دراصل واحد خدا کو ہی پوجتا ہے کوئی برہما کے نام سے کوئی وشنو کے نام سے اور کوئی شو کے نام سے واحد خدا ہی کی عبادت کرتا ہے۔ اس اصول کی وجہ سے یہ نقصان ہوا ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے دیوتا پر ہی جما رہتا ہے۔ اور صحیح معنوں میں توحید باری تعالیٰ کا تصور پیدا نہیں ہوتا یہ عام مغالطہ ہے جس میں سوائے مسلمانوں کے دنیا کی تمام مذہبی قومیں پڑی ہوئی ہیں عیسائیوں نے بھی یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا اسی لئے بنایا ہوا ہے کہ وہ اس کے ذریعہ حقیقی خدا کی طرف راہ نمائی پاتا خیال کر لیتے ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں کے بعض فرقے دیوتاؤں کی بجائے دیویوں کو "ماں" کہہ کر پوجتے ہیں۔ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہ لوگ دراصل واحد خدا ہی کی عبادت مختلف پیراؤں میں کرتے ہیں۔ تو پھر بھی اس میں حقیقی خداشناسی کے راستوں میں سخت روکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہر ایک اپنے دیوتا یا دیوی ہی کو کامل خدا تصور کرتا ہے۔ خواہ یہ مختلف لوگ ایک ہی خدا کو پوجتے ہوں۔ پھر بھی وہ اصل حقیقت سے بہت دور رہتے ہیں۔

اسلام نے اس مغالطہ کو بالکل ختم کر دیا ہے۔ اور قرآن کریم کے شروع ہی میں واضح کر دیا ہے کہ

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین الذین یومنون بالغیب۔

یعنی غیب کہہ کر تمام مختلف ناموں کے دیوتاؤں اور دیویوں کی نفی کر دی ہے اور کلمۂ شہادت نے اس گڑبڑ کو بالکل ختم کر دیا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان کوئی اور ہستی ہے۔

کائنات میں جو کچھ محسوسات میں آتا ہے سب مخلوق ہے۔ ہم کائنات کا یہ پرحکمت کارخانہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی صفات کا اندازہ تو کر سکتے ہیں۔ مگر ان میں جو قوتیں کام کرتی محسوس ہوتی ہیں وہ بھی مخلوق ہیں۔ حقیقی خدا کو ہم اپنے حواس خمسہ سے محسوس نہیں کر سکتے البتہ اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ ہمارے حواس پر نازل ہو سکتا ہے۔ اور ہمیں اپنی نشان دہی کرا سکتا ہے۔ مگر یہ سب اس کے نشانات اور آیات ہیں نہ کہ اس کی حقیقی ذات۔ جو لوگ ان نشانات کو خدا بنا لیتے ہیں وہ حقیقت سے دور رہتے ہیں۔ اور دنیا میں جو بت پرستی پھیلی ہے۔ وہ اسی وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کو خود خدا تعالیٰ کی ذات سمجھ کر پوجنے لگتے ہیں۔ سورۃ یوسف میں سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام شرکاء قید سے فرماتے ہیں:۔

یٰصاحبی السجن ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار۔ ما تعبدون من دونہ الّا اسماءً سمیتموھا انتم واٰباؤکم مّاانزل اللہ بھا من سلطانٍ۔ ان الحکم الّا للہ۔ امر الّا تعبدوا الّا ایاہ ذٰلک الدین القیم ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔

اے (میرے) قید خانہ کے ساتھیو! کیا (ایک دوسرے سے) اختلاف رکھنے والے خدا بہتر ہیں یا اللہ (تعالیٰ) جو یکتا (اور) کامل غلبہ رکھنے والا ہے تم اسے چھوڑ کر سوائے چند (فرضی) ناموں کے جو (خود) تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے بنا رکھے ہیں (اور) جن کی بابت اللہ (تعالیٰ) نے (تمہاری تائید میں) کوئی بھی حجت نہیں اتاری (کسی کی) عبادت نہیں کرتے (یاد رکھو) فیصلہ کرنا اللہ (تعالیٰ) کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں ہے (اور) اس نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی درست مذہب ہے۔ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

(سورۃ یوسف ۴۰-۴۱)

ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی صریح طور پر تردید کر دی ہے جو کہتے ہیں کہ خواہ چاند کے نام سے یا سورج کے نام سے یا لکشمی یا سرسوتی یا ماں باپ یا بیٹے کے نام سے خدا تعالیٰ کو پوجا جائے تو کوئی بات نہیں ہے۔ یا جس طرح ہندوؤں کے بعض پیشواؤں نے لکھا ہے کہ برہما یا وشنو یا شو کی پوجا کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ سراسر وہم ہے اور انسان میں جو اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا ملکہ ودیعت کیا گیا ہے اس کا سراسر غلط استعمال ہے۔ (باقی)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال مجلس شوریٰ کے لئے ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں مجلس شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوانے کے لئے پہلے ہی اعلان کیا جا چکا ہے احباب جلد سے جلد حسب قواعد شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

جماعتِ احمدیہ کے دس سالہ تضرعات

اور

اُن کی قبولیت کا شیریں پھل

حضرت مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلیفہ ثالث بننے کی ۲۱ سال پہلے کی الٰہی شہادت

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب۔ ربوہ)

جماعتِ احمدیہ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۶۵ء تک جس قدر تضرع سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صحت یابی کے لئے دعائیں کرتی رہی اور صدقات دیتی رہی۔ اس کی مثال روئے زمین پر نہیں مل سکتی۔ بار بار دعا کے لئے خاص تحریکات کی جاتی رہیں اور جب بظاہر حضور کو کامل صحت نہ ہوئی تو بعض لوگوں نے یہ گمان کیا کہ جماعت کی دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ لیکن خالقِ کائنات خوب جانتا تھا کہ یہ دعائیں اور صدقات ضائع نہیں ہونگے بلکہ یہ کسی نہ کسی رنگ میں اس کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت حاصل کریں گے۔ اور وہ ایک دن ضرور ان کا نتیجہ دکھائے گا اور دعا کرنے والوں پر خوب عیاں ہو جائے گا کہ ان کی دعائیں ضائع نہیں ہوئیں بلکہ احسن طور پر قبول ہو کر ایک احسن تخلیق کا موجب بنی ہیں خدائے رحیم و کریم ان دعاؤں کو جمع کرتا جا رہا تھا۔ وہ ہمارے صدقات کو محفوظ کر رہا تھا۔ اور وہ جماعت کو گریہ تضرع اور ابتہال کا موقع دے رہا تھا۔ اُسے اپنے در کا فقیر بنائے چلا جا رہا تھا۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپنی رحمانیت کے صدقے مخفی طور پر ایک اور روحانی وجود کی تخلیق کر رہا تھا تا ایک دن وہ جماعتِ احمدیہ پر وہ وقت لے آئے۔ جب وہ یقین کی آنکھ سے دیکھ لے کہ اس کا رحیم و کریم خدا اجر دینے میں کتنا صادق اور وفادار ہے۔

جب اللہ تعالےٰ نے اپنی مشیت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کو وفات دے دی تو اس کے ساتھ ہی وہ اپنی مخفی تخلیق کو سامنے لے آیا۔ اور جماعت کو بتا دیا کہ وہ آج ان کی سب دعاؤں کا بدلہ خلافتِ ثالثہ کے رنگ میں دے رہا ہے۔

خدا تعالےٰ کی طرف سے قیام خلافتِ ثالثہ کی شکل میں جو احسان جماعت پر ہوا ہے اس کا وہ جتنا شکر بھی کرے کم ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عمر دراز کرے۔ آپ کے قدم کو ہمیشہ راستی پر قائم رکھے اور روحانی بلندیاں عطا کرے تا کہ جماعتِ احمدیہ کی خوش بختی میں اور ترقی ہو۔

احباب جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نافلۃً لک والی پیشگوئی کے پورا ہونے اور حق بحقدار رسید کے اظہار سے آشنا ہو چکے ہیں لیکن علاوہ اس مستقل پیشگوئی کے جماعت کے بعض افراد کو بھی اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق مبشرات سے نوازا ہے جو وقتاً فوقتاً احباب کے سامنے آئیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی آتی رہیں گی۔ اسی قسم کی ایک رؤیا اخبار الفضل مورخہ ۱۸ر مارچ ۱۹۴۴ء کے صفحہ ۲ پر درج ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ایک دن اللہ تعالےٰ خلافت کا تاج حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالےٰ) کو پہنانے والا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ڈاکٹر شیخ عبداللطیف صاحب دہلی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجھے ماہِ جنوری ۱۹۴۴ء کے آخری پندرہ دن میں دو خوابیں آئیں جو درجِ ذیل ہیں (۱) مَیں دیکھتا ہوں کہ حضور کی زندگی کے کم و بیش ہونے کا سوال بارگاہِ الٰہی میں پیش ہے پھر دیکھتا ہوں کہ کسی کو بہت بڑا اثر یہ ملنے والا ہے۔ اسکے بعد میری آنکھوں کے سامنے ناصر احمد کا نام اور شکل بہت دیر تک گھومتی رہتی ہے (ناصر احمد سے مُراد صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ہیں) پھر میری آنکھ کھُل گئی"۔

(الفضل ۱۸ر مارچ ۴۴ء)

یہ عجیب قدرتِ الٰہی ہے کہ آج سے اکیس سال قبل ایک شخص کو نظارہ دکھایا جاتا ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کو خدا تعالےٰ اپنے پاس بلا لے گا تو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ جماعت کے امام اور آپ کے جانشین ہونگے اور خلافت کا عظیم انعام انہیں عطا ہوگا۔ اور پھر اسے جماعت کے اخبار میں بھی شائع کروا دیا تا وہ محفوظ رہے اور آئندہ آنے والوں کے لئے ایمان و اخلاص کی زیادتی کا موجب ہو۔

مَیں ایک اور واقعہ بھی ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں جس سے ہمارے موجودہ امام کی شان اور ان کا وہ مقام ظاہر ہوتا ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ کی نظر میں تھا۔ وھو ھذا۔

۱۹۲۱ء میں حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ بغرض تبدیلی آب و ہوا کشمیر تشریف لے گئے اور ایک ڈیڑھ ماہ کے لئے احمدی ڈار خاندان کے گاؤں ناسنور میں قیام پذیر ہوئے۔ ان ہی دنوں حضور رضؓ نے کوثر ناگ جھیل کی جو ۱۴ ہزار فٹ بلندی پر واقع ہے سیر بھی کی۔ سیر کے لئے جو قافلہ بنا وہ قریباً تیس آدمیوں پر مشتمل تھا جن میں مردوں کے علاوہ مستورات اور بچے بھی شامل تھے۔ جھیل چونکہ بہت زیادہ بلندی پر واقع تھی۔ اور قافلہ میں بچوں والی عورتیں۔ چھوٹے بچے اور مردوں میں سے بھی بعض بھاری جسم والے اور پیدل چلنے کی عادت نہ رکھنے والے مرد شامل تھے اس لئے قافلہ بڑے تنگ وقت میں جھیل پر پہنچا اور اُسے وہاں ٹھہرنے کا بہت کم موقعہ ملا کیونکہ بارش اور ژالہ باری کا خطرہ تھا اسلئے حضور بہت جلد واپس لوٹ آئے لیکن اسکے باوجود قافلہ بارش کی زد میں آگیا۔ کچھ دُور چلنے کے بعد حضور نے قافلہ کے افراد کی حاضری لی۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو موجود نہ پا کر اونچی آواز سے پکارا ناصر احمد کہاں ہے۔ کشمیری بھائیوں میں سے ایک نے جواب دیا حضور وہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضؓ کے ہمراہ چشمہ کی دوسری جانب سے تشریف لا رہے ہیں۔ حضور سفر جاری رکھیں۔ وہ بھی انشاء اللہ پہنچ جائیں گے۔ حضور نے بڑے زور سے فرمایا مَیں اپنے بیٹے کو چھوڑ کر آگے نہیں جا سکتا۔ لیکن جب کشمیری بھائیوں نے یقین دلایا کہ وہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے ہمراہ درست راستہ پر آ رہے ہیں اور کچھ دُور آگے جا کر ہم نے بھی انکے ساتھ مل جانا ہے تو حضور آگے چل پڑے۔

آج کے واقعات کو دیکھنے پر اسباب کا علم ہوتا ہے کہ حضور رضؓ کو اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا کیوں اتنا فکر تھا۔ دراصل وہ ایک قیمتی وجود تھا جسے حضرت مصلح موعود رضؓ جیسا صاحبِ فراست باپ چھوڑ کر آگے نہیں جا سکتا تھا۔

اس کے بعد مَیں اپنے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ احباب کو معلوم ہے کہ یہ ناچیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خاندان کا قریباً پچاس سالہ وفادار خادم رہا ہے۔ ابتداء میں خدمت کا موقع ۱۹۱۸ء میں ملا۔ اور اس کے بعد متواتر خدمت کرتے چلے جانے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور رضؓ نے ۱۹۲۴ء میں یورپ کا سفر اختیار فرمایا تو اس عاجز کو بھی حضور کی معیت کا شرف نصیب ہوا۔ سفر پر روانہ ہونے سے دو تین روز قبل حضرت امّ ناصر رضی اللہ عنہا نے خاکسار کو بلوا کر فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب آپ اپنا فوٹو میرے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کھچوا کر دے جائیں۔ چنانچہ حسب ارشاد فوٹو کھنچوایا گیا جس میں شامل ہونیوالے اصحاب مندرجہ ذیل ترتیب سے بیٹھے تھے:۔

دائیں سے بائیں (حشمت اللہ۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب) تقسیم ملک تک یہ فوٹو اس عاجز کے پاس موجود تھا۔ بعد میں یہ قادیان رہ گیا لیکن بہرحال اس سے اس تعلق کا علم ہوتا ہے جو مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ اور حضور کے صاحبزادگان سے ہے۔

دارالافتاء

چند سوال اور انکے جواب

(مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دارالافتاء ربوہ)

سوال :-
صدقۃ الفطر کس پر واجب ہوتا ہے؟

جواب :-
ہر عاقل بالغ مسلمان پر جو کچھ بھی گزارا رکھتا ہو صدقۃ الفطر واجب ہے۔ اپنی طرف سے بھی اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی۔ یہاں تک کہ جو صدقۃ الفطر لینے کا مستحق ہے وہ بھی صدقہ میں آئی ہوئی رقم سے اپنا صدقہ ادا کرے۔ یہ اس لئے تاکہ ہر مسلمان کو کچھ نہ کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت پڑے سوائے اس کے کہ کوئی مسلمان بالکل ہی نادار اور معذور ہو۔

سوال :-
کیا کوئی جماعت فطرانہ کی رقم مقامی ضروریات کے لئے خرچ کر سکتی ہے؟ نیز کونسی محتاجی صدقہ کا مستحق بنا دیتی ہے؟

جواب :-
صدقۃ الفطر غرباء اور مساکین کا حق ہے جو انہیں عید کی خوشی میں شامل کرنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ مرکز کی اجازت کے بغیر اسے کسی اور جگہ خرچ کرنا مثلاً تربیتی کلاس کے انعقاد۔ کوئی دینی کتاب کی خرید یا الفضل کے اجراء وغیرہ کے لئے اصولاً درست نہیں ہے۔ باقی رہا کون محتاج ہے اور کون نہیں عام حالات میں یہ ایک نسبتی امر ہے اور اس کا صحیح صحیح فیصلہ یا تو صدقہ دینے والا کر سکتا ہے یا پھر لینے والا کہ آیا وہ صدقہ لینے کا مستحق ہے یا نہیں بہرحال اگر کوئی ایک معمولی جائداد کے مالک کو اس کی کسی مشکل کی وجہ سے یا اس کے مقروض ہونے کی بناء پر صدقہ کا مستحق سمجھتا ہے اور وہ شخص اسے قبول کر لیتا ہے تو ادا کرنے والا بری الذمہ اور مستحق ثواب ہے واللہ اعلم بالصواب۔

سوال :-
ایک عورت اپنے خاوند سے ظالمانہ سلوک اس لئے روا رکھتی ہے کہ اُسے طلاق مل جائے بالآخر طلاق ہو جاتی ہے مگر اس کا علم سوائے ان کی خادمہ کے کسی اور کو نہیں ہوتا۔ ایک عرصہ کے بعد جب طلاق کا چرچا ہوتا ہے تو عورت واقعۂ طلاق سے انکار کر دیتی ہے کیا ایسی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اس صورت میں عدت کب سے شروع ہوگی اور ادائیگی مہر کی کیا صورت ہوگی۔

جواب :-
اصل مسئلہ یہ ہے کہ جب ایک عاقل بالغ مرد اپنے ارادہ اور اختیار سے اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو یہ طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ طلاق دینے کے وقت خواہ گواہ موجود ہوں یا نہ ہوں اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ گواہوں کی ضرورت تو ثبوت کے وقت پیش آتی ہے۔

۲۔ طلاق کے بعد خاوند عدت کے اندر رجوع کر سکتا تھا یعنی ایسی طلاق کو واپس لے سکتا تھا۔

۳۔ اگر عدت کے اندر اس نے رجوع نہیں کیا تو عدت کے بعد تعلق نکاح ختم ہے البتہ بعد میں فریقین کی باہمی رضامندی سے دوبارہ نئے مہر کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے

۴۔ مہر بیوی کا حق ہے اور خاوند کے ذمہ قرض۔ اسکی ادائیگی ضروری ہے سوائے اس کے کہ بیوی اپنی مرضی سے مہر معاف کر دے یا اس کے عوض میں خلع حاصل کرے یا خاوند پر اس نیت سے ظلم کرے کہ وہ طلاق بھی دے دے اور مہر بھی ادا کر دے اس ظلم کا واضح ثبوت موجود ہونا چاہیئے۔ جسے قاضی تسلیم کرے۔ ان صورتوں میں خاوند مہر کی ادائیگی سے بچ سکتا ہے۔

۵۔ اگر بیوی طلاق کے واقعہ سے انکار کرتی ہے اور قاضی کے نزدیک خاوند کے دعوائے طلاق کا کوئی عدالتی ثبوت موجود نہیں تو پھر طلاق اس وقت سے شروع ہوگی جب اس نے لوگوں کے سامنے یا قاضی کے سامنے اس واقعہ طلاق کا اظہار کیا ہے اور عدت بھی اسی کے مطابق شروع ہوگی بہرحال طلاق کا وقوع جس وقت تسلیم کیا جائے عدت اُسکے بعد سے شروع ہوگی۔

سوال :-
لڑکی یا لڑکے کو اپنی شادی میں اظہارِ انتخاب کا کہاں تک حق حاصل ہے۔ یہ انتخاب کس بناء پر اور کس طرح کر سکتے ہیں؟

جواب :-
شادی کے معاملہ میں لڑکی اور لڑکے کی طرف سے اظہار رضامندی کے سلسلہ میں مناسب شرم وحیاء معروف مشرقی طریق ہے اور اسے اسلام نے بھی پسند کیا ہے تاہم قانونی طور پر ایسی کوئی پابندی نہیں۔ لڑکے اور لڑکی دونوں کو پورا پورا حق ہے کہ وہ اپنی تسلی کے لئے اخلاقی حدود کو مدنظر رکھتے ہوئے جس رنگ میں پسندیدگی یا ناپسندیدگی کا اظہار کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ صحتِ نکاح کے لئے لڑکی اور لڑکے دونوں کی رضامندی ایک لازمی شرط ہے۔

۲۔ اصل دینداری اور حسنِ سیرت کو دیکھنا چاہیئے اس کے بعد لیاقت سلیقہ۔ شکل وصورت اور حسب ونسب اور مالی حالات بھی قابلِ غور اور اہم امور ہیں ان کو بھی مدنظر رکھا جا سکتا ہے ترجیح بہرحال امر اوّل کو ہے یعنی اگر کسی میں پہلی خوبی نہ ہو لیکن دوسری خوبیاں ہوں تو رشتہ کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے لیکن اگر پہلی خوبی ہو اور باقی خوبیوں میں سے کسی میں کمی ہو تو اس کمی کو نظر انداز کر دینے کی اجازت ہے۔

۳۔ انتخاب کے لئے شنید۔ ماں باپ اور دوسرے ہمدردوں سے مشورہ لڑکے لڑکی کا ایک دوسرے کو دیکھ لینا سبھی صورتوں کی اجازت ہے۔ پوری تسلی کے بعد فیصلہ کرنا چاہیئے۔

سوال :-
کیا فوت شدہ بزرگوں کی برسی کے موقع پر غرباء کو کھانا کھلانے سے ان کی روحوں کو ثواب ملتا ہے؟

جواب :-
سب سے مقدم سنّتِ رسولؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کا عمل ہے۔ نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سے کسی کی برسی منائی اور نہ آپؐ کے صحابہؓ نے پھر ہم کیوں ایک نئی بدعت جاری کریں۔ ہاں بلا تعیین دن و وقت فوت شدہ عزیزوں اور بزرگوں کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرنا اور اس غرض کے لئے رفاہ عام سے متعلق صدقہ جاریہ کی کوئی مستقل صورت اختیار کرنا اصولاً باعثِ برکت ہو سکتا ہے۔

سوال :-
ایک آدمی فوت ہو جاتا ہے۔ میّت ابھی گھر میں ہے کیا عورتیں مل کر قرآنِ پاک ختم کر سکتی ہیں۔

جواب :-
اس قسم کے ثواب کے طریقے اختیار کرنے میں یہ بات دیکھ لینی چاہیئے کہ آیا اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے کیا۔ کیونکہ باوجود موقع پیش آنے کے اگر ایک کام حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے نہیں کیا تو ہم کیوں کریں برکت سنّت کی پیروی میں ہے۔

سوال :-
کیا کسی سے اُدھار لے کر حج پر جانا جائز ہے؟

جواب :-
حج کے لئے حلال طیّب خود کمایا ہوا روپیہ ہونا چاہیئے جو روزمرہ کے خانگی ضروری اخراجات کے بعد بچ گیا ہو۔ مالی استطاعت کے یہی معنی ہیں۔

کسی سے ادھار لے کر حج کرنا مناسب نہیں کیونکہ جس کے پاس اپنے پیسے ہی نہیں اس پر حج فرض نہیں۔ البتہ یہ صورت ممکن ہے کہ ایک شخص کی معقول جائداد ہو لیکن اس کے پاس فی الحال نقد روپیہ نہ ہو اور وہ یہ سوچ کر کہ آئندہ کی آمدن سے یا جائداد کا ایک حصہ بیچ کر قرض ادا کر دے گا۔ اگر حج کے لئے روپیہ قرض لینے کی ایسی صورت ہو تو اسے جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔

بہرحال اصل یہی ہے کہ سفر کے اخراجات حج کرنیوالے کے پاس موجود ہوں صحت ہو اور راستہ پُرامن ہو تو حج فرض ہوتا ہے ورنہ نہیں۔

سوال :-
کیا بوڑھی عورت بھی محرم ساتھ کے بغیر حج نہیں کر سکتی۔

جواب :-
اصل حکم یہی ہے کہ عورت محرم ساتھ کے بغیر حج کے لئے نہ جائے لیکن اگر ساتھ قابلِ اعتبار دوسری عورتیں ہوں جو اپنے محرم مردوں کیساتھ حج کے لئے جا رہی ہوں اور ان عورتوں سے مشکل کے وقت مدد حاصل کرنے کی امید قوی ہو اور دور کا کوئی عزیز رشتہ دار بھی ساتھ ہو تو حج کے لئے جانا بادنیٰ حالات جائز ہو سکتا ہے۔

تقریب رخصتانہ

مؤرخہ ۶ رفروری ۶۶ء کو منیرہ قمر صاحبہ بنت مکرم چوہدری قمر الدین صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں متعدد احباب شامل ہوئے۔ محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

منیرہ قمر صاحبہ کا نکاح مؤرخہ ۲۰ اگست ۶۵ء کو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مکرم محمد صدیق صاحب سلیمی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول پولیانی تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور سے بعوض اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

اُذکروا موتٰکم بالخیر

مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب مرحوم

(مکرم لطیف الرحمٰن صاحب ایم اے نوشہرہ کینٹ)

گذشتہ ہفتے مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موت وحیات کا یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جس میں کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ صبر کے سوا انسان کے لئے اور کوئی چارہ کار ہی نہیں۔ مکرم چوہدری صاحب مرکز کے تعلیمی ادارے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں سینئر استاد کی حیثیت سے نہایت خوش اسلوبی سے کام کر رہے تھے۔ اس سکول میں آنے سے قبل وہ کئی سال تک تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں میں خدمات سرانجام دیتے رہے مرحوم واقفِ زندگی تھے۔ ابتدائی کچھ جماعتیں مدرسہ احمدیہ میں پڑھیں۔ بعد میں تعلیم الاسلام سکول سے انٹرنس پاس کیا اور پھر تعلیم الاسلام کالج سے بی ایس سی کیا۔ بعد ازاں "ایم ایڈ" تک تعلیم حاصل کی۔ مرکزی سکول کے ایک مخلص نیک، محنتی اور قابل استاد کی وفات ایک قومی نقصان ہے۔

خاکسار کو تقریباً تین سال تک ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ ان کی بعض نمایاں خوبیوں کا میرے دل و دماغ پر گہرا اثر پڑا۔ محترم چوہدری صاحب کو "واقفِ زندگی" ہونے کا بخوبی احساس تھا۔ سکول کے مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی کے پیچھے بھی یہی جذبہ کارفرما تھا۔ وہ ایک کامیاب معلم تھے۔ طالب علموں کی نفسیات سے خوب آگاہ تھے۔ طلبہ کو قوم کی امانت سمجھتے ہوئے اُن کے کردار کی تشکیل اور تربیتی امور کی نگرانی کی طرف خاص توجہ دیتے۔

نظامِ جماعت سے اخلاص اور خلافت پر یقینِ کامل بھی ان کی امتیازی خصوصیات تھیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے موقع پر مجھے ان سے آخری مرتبہ ملنے کا موقع ملا۔ خلافتِ ثالثہ کے متفقہ قیام پر بار بار خدا تعالیٰ کا شکر کرتے تھے۔ جماعتی اور دینی کاموں میں بھی گہری دلچسپی لیتے تھے۔ تین چار سال سے خدام الاحمدیہ کی مجلس مرکزیہ کے رکن چلے آتے تھے مہتمم تحریک جدید کی حیثیت سے انہوں نے خاصہ کام کیا۔ بلکہ اس شعبے کو مضبوط اور منظم کرنے کے لئے ان تھک محنت کی۔ جماعتی نظام کی طرف سے وقتاً فوقتاً جو بھی فرض آپ کے سپرد کیا جاتا رہا اسے اخلاص اور تندہی سے سرانجام دینے کی پوری کوشش کرتے۔ گذشتہ جولائی میں ان پر بیماری کا حملہ ہوا۔ یہ امر قابل ذکر ہے آپ خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک دورے پر تھے کہ بیماری کا یہ حملہ ہوا۔ اس کے بعد ان کی طبیعت سنبھل گئی۔ طویل آرام کی ضرورت تھی۔ مگر جلسہ سالانہ کے موقع پر دارالعلوم کے لنگر میں ڈیوٹی دیتے رہے۔ بیماری کے باوجود لنگر کی اعصاب شکن ڈیوٹی کو ثواب اور خدمت کا ایک موقع سمجھ کر اخلاص سے کام کرتے رہے

جماعت کی مالی تحریکات میں بھی ذوق شوق سے حصہ لیتے۔ خدام الاحمدیہ کے وسیع و عریض ہال کی تعمیر میں حصہ لینے کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی ۱۳۱ روپے والی تحریک میں بھی شامل ہوئے سیکنڈری بورڈ لاہور کی طرف تقریباً اتنی ہی مالیت کا چیک موصول ہوا۔ چنانچہ یہ رقم اس مد میں ادا کر کے بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں صبر و شکر کا وافر مادہ عطا فرمایا تھا۔ ان کے کئی بچے بچپنے میں فوت ہوئے یہ بڑا سخت صدمہ اور ابتلاء تھا مگر انہوں نے ہمیشہ صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر خوش رہے۔ ایک بچہ اب ان کی یادگار ہے اللہ تعالیٰ اس کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر رہے۔ اور اپنے مخلص باپ کا تمام عمدہ صفات کے ساتھ وارث بنائے۔

مکرم اعظم صاحب ایک اچھے معلم ایک اچھے دوست، ایک اچھے ساتھی، ایک اچھے کارکن اور منتظم اور سب سے بڑھ کر یہ ایک اچھے انسان تھے۔ ان کے دوست ساتھی اور طالب علم ان کی خوبیوں کی وجہ سے انہیں ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین اور پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

شعارِ اسلامی (داڑھی) کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

حضور نے ایک موقع پر فرمایا:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ نوجوانوں کے چہروں سے داڑھیاں غائب ہوتی جا رہی ہیں وہ دن بدن ان کو چھوٹا کرتے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ہم نے خشخشی کی اجازت تو ان لوگوں کو دی تھی۔ جو کہ اُسترا پھیرتے تھے۔ انہیں کہا گیا تھا کہ تم اُسترا نہ پھیرو۔ اور چھوٹی چھوٹی خشخشی داڑھی ہی رکھ لو۔ لیکن یہ جواز جو اُسترا والوں کے لئے تھا۔ اس پر دوسرے لوگوں نے بھی عمل کرنا شروع کر دیا۔ اور جن کی بڑی داڑھیاں تھیں۔ ان میں سے بھی بعض نے اس جواز سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض نے خشخشی کر لیں۔ حالانکہ جواز تو کمزوروں کے لئے ہوتا ہے۔ ہمارا مطلب تو یہ تھا جب اُسترا پھیرنے والے خشخشی داڑھیاں رکھ لیں گے۔ تو پھر ہم ان کو کہیں گے۔ کہ اب اور ذرا بڑھاؤ۔ اور آہستہ آہستہ وہ بڑی داڑھی رکھنے کے عادی ہو جائیں گے۔ لیکن اس جواز کا الٹا مطلب لیتے ہوئے بعض لوگوں نے بجائے داڑھیاں بڑھانے کے خشخشی کر لیں .... پس میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں داڑھی کے متعلق خوب پروپیگنڈا کریں خدام جوانوں کو سمجھائیں اور انصار اللہ بڈھوں کو سمجھائیں اور یہ کوشش کی جائے کہ جو شخص داڑھی منڈواتا ہے۔ وہ خشخشی داڑھی رکھے۔ اور جو خشخشی رکھتا ہے وہ ایک انچ یا آدھا انچ بڑھائے اور پھر ترقی کرتے کرتے سب کی داڑھی حقیقی داڑھی ہو جائے۔ اسلام کے تمام احکام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے۔ اور ہر حکم میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ کوئی ایک حکم بھی بغیر مصلحت کے نہیں داڑھی رکھنے میں بھی کئی حکمتیں اور کئی مصالح ہیں۔ یہ جسمانی صحت کے لئے مفید ہے اور جماعتی تنظیم کے لئے بھی بہت فائدہ مند ہے ....

اسی طرح اگر ہماری جماعت میں بھی اسلامی شعار کو قائم رکھنے کا احساس ہو جائے۔ اور وہ سختی سے اس پر پابند ہو جائے۔ تو یقیناً اس کا بھی لوگوں کے دلوں میں رعب قائم ہو جائے گا۔ اور لوگ یہ سمجھنے لگ جائیں گے کہ یہ لوگ اپنی بات کے پکے ہیں اور کسی کی رائے کی پرواہ نہیں کرتے۔ جب یہ لوگ داڑھی کے معاملہ میں اس قدر سختی سے پابند ہیں۔ تو باقی اسلامی احکام کے وہ کیوں پابند نہ ہوں گے۔ اگر ہم نے ان کی دینی بات میں دخل اندازی کی۔ تو یہ لوگ مر جائیں گے لیکن اپنی بات کو پورا کر کے چھوڑیں گے۔ اس کے مقابل میں اگر لوگ یہ دیکھیں۔ کہ تم لوگوں کی باتوں سے ڈر کر اور لوگوں کی ہنسی سے ڈر کر داڑھی منڈوا لیتے ہو یا چھوٹی کر لیتے ہو۔ تو وہ خیال کریں گے۔ کہ جو لوگ دنیا کی باتوں سے ڈر جاتے ہیں وہ گورنمنٹ کے قانون اور پولیس کے ڈنڈے سے کیوں مرعوب نہ ہوں گے۔

پس تمہارا داڑھیوں کے معاملہ میں کمزوری دکھانا جماعت کے رعب اور اثر کو بڑھانے کا موجب نہیں۔ بلکہ رعب اور اثر کو گھٹانے کا موجب ہے .... اگر تم داڑھیاں رکھو گے۔ تو دنیا میں اسلام کا رعب قائم ہونا شروع ہو جائے گا اور لوگ خیال کریں گے کہ اس دہریت کی زندگی میں اس فلسفیانہ فضا میں اس عیاشی اور زنا کی صدی میں جبکہ دنیا داڑھیوں سے ہنسی اور ٹھٹھا کر رہی ہے۔ یہ لوگ اسلام کے اس حکم پر عمل کرتے ہیں اور کسی کی رائے کا خیال نہیں کرتے واقعی ان کے دلوں میں اسلام کا درد ہے اور یہ لوگ وہی کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے"۔

(الفضل ۱۲ فروری سنہ ۱۹۴۷ء)

تمام قائدین اس اہم ارشاد کو بار بار خدام کے سامنے لائیں۔ انہیں داڑھی رکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ نیز رپورٹ کریں کہ کتنے خدام نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے بیٹے عزیزم عبدالستار خاں صاحب اوورسیر جاج گارڈن لاہور کی اہلیہ عزیزہ ثریا بیگم مورخہ ۲۸/۱/۶۶ کو لاہور میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزہ کی نعش کو اس کے آبائی وطن ڈیرہ غازیخاں میں سپرد خاک کیا گیا۔

عزیزہ نہایت مخلص اور سلسلہ سے محبت رکھنے والی خاتون تھیں اور میاں خیر محمد صاحب نائب امیر ڈیرہ غازیخاں کی صاحبزادی تھیں صرف ۸ سال کی ازدواجی زندگی گذار کر قریباً ۲۸ سال کی عمر میں وفات پائی اس نے اپنے پیچھے سوگوار خاوند۔ والدین اور دوسرے عزیزوں کے علاوہ دو کم عمر بچے اپنی یادگار چھوڑے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ عزیزہ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنت میں داخل کرے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے بالخصوص اس کے کم عمر بچوں کا خود حافظ و نگران ہو۔

محمد علی خان فیکٹری ایریا۔ ربوہ

دار الضیافت ربوہ میں وصول ہونیوالی رقوم

مندرجہ ذیل احباب جماعت کی طرف سے ماہ دسمبر جنوری میں مندرجہ ذیل رقوم صدقات۔ فدیہ وعطیہ جات موصول ہوتی ہیں۔ جزاھم اللہ الحسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرمائے اور ان سب پر اپنا فضل فرمائے۔ اور ہر شر و بلا سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(افسر لنگر خانہ ربوہ)

صدقات

بیگم صاحبہ مرزا نسیم احمد صاحب	لاہور	صدقہ بکرا	۳۵ — ۰۰
میاں عبدالرحیم صاحب اوجلوی	بہاولپور	صدقہ	۱۰ — ۰۰
طاہرہ صدیقہ صاحبہ بنت مولوی ظہور حسین صاحب	ربوہ	صدقہ	۴۵ — ۰۰
کرنل رفیع الزماں صاحب		صدقہ	۳۵ — ۰۰
چوہدری محمد شفیع صاحب کوٹلہ فقیر ڈاکخانہ سگیلا ضلع جہلم		صدقہ	۱۰ — ۰۰
ملک منصور احمد صاحب	خیرپور	صدقہ	۱۰ — ۰۰
پروفیسر حمید اللہ صاحب	ربوہ	صدقہ	۵ — ۰۰
لیز نگار صاحبہ		صدقہ	۱۰ — ۰۰
بیگم صاحبہ ملک عمر علی احمد صاحب مرحوم	ربوہ	صدقہ	۵ — ۰۰
بابو فضل الرحمٰن صاحب۔ معرفت عبدالحق صاحب کاتب ربوہ (سکنہ جوڑا کرنا ضلع گجرات)		صدقہ	۱۰ — ۰۰
مکرم کرنل نعیم شاہ صاحب	ربوہ	صدقہ بکرا	۳۵ — ۰۰
فلائٹ لیفٹننٹ محمد سلیمان مبشر	ربوہ	صدقہ	۴۰ — ۰۰
مختار احمد صاحب ایڈووکیٹ بذریعہ بیگم صاحبہ جواد علی صاحب سرگودھا		صدقہ	۵ — ۰۰
مرزا محمد اسحاق صاحب قریشی بذریعہ چوہدری علی محمد صاحب بی اے۔ بی ٹی	چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) ربوہ	صدقہ	۴۰ — ۰۰
اہلیہ صاحبہ محمد رفیق احمد صاحب ثاقب دار الرحمت وسطی ربوہ		صدقہ	۲۵ — ۰۰
محمد عبداللہ صاحب اعجاز	دھرم پورہ لاہور	کھانا غرباء	۲۰ — ۰۰
مریم صدیقہ صاحبہ	ربوہ	صدقہ	۵ — ۰۰
مسز سیدہ ممتاز حنیف صاحب	پبلک سکول بہاولپور	صدقہ	۳۰ — ۰۰
مجید احمد صاحب طاہر شاہ	نواز لمیٹڈ کراچی	صدقہ	۳۰ — ۰۰
بشریٰ بیگم صاحبہ	محمود شاہ نواز لمیٹڈ کراچی	صدقہ	۱۰۰ — ۰۰
مرزا عبدالرحمان صاحب منجانب محمد یعقوب صاحب جماعت احمدیہ کراچی		صدقہ	۱۰ — ۰۰
لے آر شمیم صاحبہ ع/ح ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب	قلات	صدقہ	۱ — ۰۰
حکیم مرغوب اللہ صاحب	شیخوپورہ	صدقہ	۳ — ۰۰
اعزاز علی صاحب اسٹیشن ماسٹر بھانگا	حلقہ مدینہ کالونی لاہور	صدقہ	۵ — ۰۰
چوہدری محمد اسحاق صاحب	چک ۱۷۰/۱ ضلع مظفر گڑھ	صدقہ	۵۰ — ۰۰
عبدالرحمٰن صاحب	ملتان کلاتھ ہاؤس ملتان	صدقہ	۲ — ۰۰
بدر الدین احمد صاحب	ژاٹی گنج	صدقہ	۵ — ۰۰
حاکم علی صاحب سیکرٹری مال	اوکاڑہ		۱ — ۰۰

(باقی)

ولادت

۱۔ برادرم نذیر احمد صاحب سیالکوٹی اکاؤنٹنٹ سی ایم اے کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۵/۱/۶۶ کو پانچواں فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام نعیم احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسکی ولادت کو ہمارے خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔

۲۔ برادرم قریشی محمد سعید صاحب ابن محترم قریشی عزیز محمد صاحب ہیڈ ماسٹر کیمبل پور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۹/۱/۶۶ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ ذرہ نوازی و شفقت نومولود کا نام محمد محمود تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نومولود کو اپنے خاندان بالخصوص والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور اس کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر رہے۔

(خاکسار بشیر احمد سیالکوٹی حبیب کلاتھ ہاؤس۔ گولبازار۔ ربوہ)

عہدہ داران جماعت کے لئے روحانی ترقیات کا نادر ذریعہ

امسال وعدہ جات تحریک جدید کی رفتار میں تشویشناک کمی کے پیش نظر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اس مرتبہ عہدہ داران جماعت نے وعدہ جات فراہم کرنے کے کام کو کماحقہٗ اہمیت نہیں دی انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ اکناف عالم میں اشاعتِ اسلام کا کام ہمیں ہر وقت بیدار اور مستعد رہنے کے لئے مکلف کرتا ہے۔ اس عہد مقدس میں جماعت کے کسی عہدہ پر بھی کام کرنے کا موقعہ مل جانا اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان ہے۔ جس کی قدردانی اس رنگ میں ہو سکتی ہے کہ اس کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے کی کماحقہٗ کوشش کی جائے۔ اس وقت جماعتی کام میں اخلاص و محنت سے کام لینا روحانی ترقیات کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریکِ جدید کے ابتدائی سالوں میں ہی یوں تلقین فرمائی تھی۔

فرمایا ——— "ہمارے سکرٹری اگر اخلاص اور مذہبی جنون سے کام کریں تو یہی عہدے ان کو ولی اللہ بنا سکتے ہیں اور ان پر رؤیا و کشوف کے دروازے کھل سکتے ہیں۔۔۔۔۔

۔۔۔ مجاہدات بھی ہر زمانہ کے لئے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں تبلیغ اور نظام جماعت کی تکمیل کے مجاہدے زیادہ مقبول ہیں اور اگر ہمارے سکرٹری تندہی سے کام کریں تو اسی میں وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں"۔ (خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۳۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں

علاوہ ازیں احباب جماعت کو بخوبی احساس ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے لئے دعاؤں کا ایک بہت قیمتی خزانہ چھوڑ گئے ہیں اور ہم میں سے ہر شخص متمنی رہتا ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قیمتی دعاؤں کے خزانہ سے وافر حصہ پائے لیکن اس خزانہ سے مستفید ہونے کے کچھ آداب ہیں۔ انہیں ملحوظ رکھنا ازبس ضروری ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کے ملفوظات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدمتِ دین ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے ہم حضور علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بن سکتے ہیں۔

فرمایا: "جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کیلئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کرلوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے خدا کے رسول کے لئے۔ خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے"۔

پس احباب جماعت کے لئے عموماً اور عہدہ داران جماعت کے لئے خصوصاً یہ بڑی خوش بختی ہے کہ انہیں خدمتِ دین کے مواقع بہم پہنچائے گئے ہیں۔ اکناف عالم میں اشاعتِ اسلام کے انتظام کے لئے مالی امداد کے وعدہ جات فراہم کرنے کی خدمت کوئی معمولی خدمت نہیں۔ آپ ایسے ہی مجاہدات سے خدا تعالیٰ کے مقرب بن سکتے ہیں۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال اول)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مستری علی محمد صاحب محلہ دار النصر شرقی ربوہ تقریباً دو ماہ سے بیمار ہیں اور اب ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد سلیم۔ محلہ دار النصر شرقی ربوہ

۲۔ میرے چھوٹے بھائی انیس احمد جان جن کی عمر ۱۰ سال ہے اور وہ دہم جماعت کا طالب علم ہے ایک ہفتہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد صدیقی خان لاہور)

۳۔ برادرم مکرم ڈاکٹر حاجی سید جنود اللہ صاحب ملیریا بخار سے بیمار ہیں اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے احباب دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت دے۔ آمین (سید بشیر احمد گولبازار۔ ربوہ)

۴۔ میں دو مقدمات میں الجھ گیا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ ہماری مشکلات کو آسان فرمائے۔ (ایم اسحاق خالد ربوہ)

۵۔ خاکسار ایک سال سے دماغی دوروں میں مبتلا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(علیم الدین قسمر چک ۳۰/۱۱ ضلع منٹگمری)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پرل ہاربر: ۹؍ فروری۔ کل یہاں صدر جانسن اور جنوبی ویٹ نام کے وزیر اعظم جنرل نگوڈین کاؤکائی اور دیگر فوجی حکام کے درمیان اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ شمالی ویٹ نام کے خلاف فوجی کارروائی جاری رکھی جائے گی۔ دونوں ملکوں کے راہنماؤں نے یہ طے کیا کہ کمیونسٹوں کے خلاف جنگ جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ جنوبی ویٹ نام میں سماجی، اقتصادی اور سیاسی اصلاحات نافذ کی جائیں اور کانفرنس کے مطابق امریکہ ویٹ نام میں امن قائم کرنے کی کوششوں کے ساتھ ساتھ ہنوئی حکومت کے خلاف جنگی کارروائی جاری رکھے گا۔

یہ کانفرنس کل دوسرے روز بحرالکاہل میں امریکی فوجی ہیڈ کوارٹرز میں جاری رہی اور صدر جانسن کے علاوہ جنوبی ویٹ نام کے وزیر اعظم نگوڈین کاؤکائی نے اس سے خطاب کیا۔ کانفرنس کے آخر میں صدر جانسن نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ امریکہ جنوبی ویٹ نام میں مستقل فوجی اڈہ قائم کرنا نہیں چاہتا اور نہ ہی اس علاقہ میں کسی جگہ پر قبضہ جمانا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ صرف جنوبی ویٹ نام کے تعاون سے جہاں کمیونسٹوں کا مقابلہ کرے گا وہاں امن کے قیام کی سیاسی کوششوں کے ساتھ ساتھ فوجی کارروائی جاری رکھے گا۔ انہوں نے جنوبی ویٹ نام کی حکومت پر زور دیا کہ وہ جنگ کے باوجود ملک میں اقتصادی اور سماجی اصلاحات کو جلد نافذ کریں۔

لندن ۹؍ فروری۔ عوامی جمہوریہ چین نے ایٹم زدار بمبار طیارے بنا لئے ہیں اور اب چین اس قابل ہو گیا ہے کہ وہ دنیا کے کسی بھی حصے کو اپنے ایٹمی بموں کا نشانہ بنا سکے۔ چین ایٹم بم کے دو تجربے کر چکا ہے اور مغربی فوجی مبصروں کا کہنا ہے کہ چین ایٹمی جنگ ملاحظہ کے لئے ایٹم بم بنانے کے قابل ہے۔

برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر مائیکل سٹیورٹ نے بھی کل پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا تھا کہ چین کے ایٹم زدار بمبار طیارے دنیا کے ایسے حصوں کو نشانہ بنا سکتے ہیں جن کی حفاظت کا معقول بندوبست "نہیں۔" ان سے دارالعوام میں پوچھا گیا تھا کہ چین کی ایٹمی صلاحیت کیا ہے اور وہ جنگ کی صورت میں ایٹمی قوت سے کہاں تک کام لے سکتا ہے۔

برطانوی وزیر خارجہ نے کہا کہ چین نے گزشتہ دنوں جو ایٹمی تجربے کئے ہیں ان کی وجہ سے وہ ایسے ہلکی قسم کے ایٹم بم بنانے پر قادر ہو گیا ہے اور یہ بم ہوائی جہازوں کے ذریعے کسی بھی نشانے پر گرایا جا سکتا ہے۔

ماسکو ۹؍ فروری۔ روس نے کل چاند کی ایک بہت بڑی تصویر کی نمائش کی جو لونا نہم نے چاند کی سطح سے بھیجی ہے روس کے ماہر فلکیات نے اس موقعہ پر بتایا کہ کہ چاند کی سطح پر بغیر کسی خطرہ کے اترا جا سکتا ہے۔ کیونکہ چاند کی سطح پر مٹی کی تہہ نہیں ہے۔ ماہر فلکیات پروفیسر لودس نے ٹیلی ویژن پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ قبل ازیں بعض ماہرین فلکیات نے یہ خدشہ ظاہر کیا تھا کہ چاند کی سطح پر مٹی کی بہت موٹی تہہ ہو گی جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ چاند پر اترنا خطرہ سے خالی نہیں پروفیسر بردس نے یہ اعلان کیا کہ یہ تمام خدشات غلط ثابت ہو گئے ہیں۔

لاہور ۹؍ فروری۔ کل طویل خشک سالی کے بعد مغربی پاکستان اور آزاد کشمیر کے مختلف حصوں میں بھرپور بارش ہوئی۔ اس سے فصل ربیع پر خوشگوار اثر پڑے گا آسمان ابھی ابر آلود ہے۔ سرد ہوائیں چل رہی ہیں اور توقع ہے کہ مزید بارش ہو گی ریڈیو پاکستان کے مطابق مظفر آباد اور آزاد کشمیر میں پرسوں رات بارش ہوئی اور کل دن بھر جاری رہی۔ بعض مقامات پر برف بھی پڑی ہے۔ راولپنڈی، لاہور، گجرات سیالکوٹ، منٹگمری اور دوسرے شہروں میں بھی کافی بارش ہوئی۔

قاہرہ ۹؍ فروری۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے کہا ہے کہ اعلان تاشقند بین الاقوامی جھگڑوں کو کامیابی سے طے کرنے کی جانب ایک اہم اقدام ہے۔ انہوں نے اس اعلان کو ایک کارنامہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کے ذریعے پاکستان اور بھارت کے درمیان موجود تنازعات کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔

سری نگر ۹؍ فروری۔ مقبوضہ کشمیر کی ایک اطلاع کے مطابق نام نہاد صادق کابینہ کے ایک رکن سید قاسم میر نے وزارت سے استعفا دے دیا ہے۔ میر قاسم مقبوضہ کشمیر حکومت میں وزیر بے محکمہ تھے۔ ابھی تک اس استعفا کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ تاہم باور کیا جاتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور ہندو فرقہ پرست جماعت جن سنگھ نے ریاست میں جو دہشت پھیلا رکھی ہے اس کی وجہ سے صادق حکومت میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ سید قاسم کا استعفا اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

نئی دہلی ۹؍ فروری۔ کل حسینی والا میں پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگی قیدیوں کا تبادلہ ہوا۔ پاکستان نے بھارت کے ۷۵ جنگی قیدی واپس کئے جب کہ بھارت سے پاکستان کے ۱۶۳ جنگی قیدی واپس آئے۔

نیویارک ۹؍ فروری۔ کل یہاں ایک عبادت گاہ میں آگ لگ جانے سے ۹ افراد ہلاک ہو گئے اسی طرح امریکہ میں صرف گزشتہ ۲ دن کے اندر آگ لگنے کے واقعات سے ۳۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

دانت مت نکلوائیے

یہ علاج نہیں دانتوں کی موت ہے پائیوریا مسوڑھوں کی خرابی، کے وٹامن سی اور کیریز دانتوں کے گھن، کے لئے کیلسیم وغیرہ بے کار ہیں کیونکہ آپ غذا سے ان چیزوں کو جزو بدن بنانے کے اہل نہیں۔ "اینٹی پائیوریا" اور "اینٹی کیریز" کھانے سے غذا میں سے یہ چیزیں جزو بدن بننے لگتی ہیں اور مسوڑھے اور دانت مضبوط اور تندرست ہو جاتے ہیں قیمت فی دوا مکمل کورس ۱۰/- روپے دانت درد "ٹوتھ کیور" سے منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے ۲/- تفصیلات کے لئے لٹریچر مفت طلب فرمائیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ لاہور و ربوہ

کیل چھائیوں پھوڑے پھنسی اور اگزیما کے لئے
برنافکس کریم آرویدک
فی ٹیوب ایک روپیہ ۲۵ پیسے
طبیب دوست نمونہ کے لئے تحریر فرمائیں تیار کردہ کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ گجرات

پاکستان ویسٹرن ریلوے!

نوٹس نیلام

ریفرشمنٹ روم کے مندرجہ ذیل دس متفرق ٹھیکے نیلام عام کے ذریعے دیئے جائیں گے۔
نیلام عام ۹ مارچ ۱۹۶۶ء کو دس بجے صبح ریلوے ریٹائرنگ روم ہال تعمیر ہاؤس لاہور میں منعقد ہو گا۔

مغربی طرز کے ریفرشمنٹ روم بمقام
جہلم، لودھراں، منٹگمری، ملتان کینٹ، نوشہرہ، سرگودھا اور ٹیکسلا
مشترکہ مغربی و پاکستانی طرز کے ریفرشمنٹ روم بمقام
داؤد خیل، پٹ ورکینٹ اور ملکوال۔

۲۔ نیلام عام کے قواعد مع کاپی ایگریمنٹ جس میں ٹھیکہ کے قواعد و ضوابط درج ہیں اور جو کامیاب بولی دہندہ کو پر کرنا ہو گا) اور ریلوے انتظامیہ کے منظور شدہ مینیو (MENU) اور نرخ نامہ کے متعلق معلومات بادائیگی قیمت دس روپے فی کاپی فی ٹھیکہ چیف کمرشل منیجر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں امیدوار اس خصوصی ٹھیکہ کا ذکر ضرور کریں جس کے ایگریمنٹ کا فارم اور جس کے نیلام کے قواعد وغیرہ اسے مطلوب ہوں۔

۳۔ نیلام میں حصہ لینے کے خواہشمند ادارے اور افراد یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ زیادہ سے زیادہ ۷ مارچ ۱۹۶۶ء کے دس بجے صبح تک انہیں ریلوے انتظامیہ کے پاس ایک سو روپے زر امانت جمع کرانا ہو گا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی مالی ساکھ وغیرہ کے متعلق دستاویزی ثبوت بھی بہم پہنچانے ہوں گے جیسا کہ نیلام کے قواعد و ضوابط میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

چیف کمرشل منیجر
۶/۲(۷) ہم لاہور

خصوصی ہیرے
دیگر بیش قیمت پتھر و خوش پسند جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں۔
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۲۳

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس روپے

ہمارے اساتذہ کو طلباء میں محنت کی عادت اور قربانی و ایثار کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے

طلباء کی اس رنگ میں تربیت ہونی ضروری ہے کہ وہ سلسلہ کے لئے مفید وجود بن سکیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ احمدی طلباء اور اساتذہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں اس خطبہ کے ذریعہ سکولوں اور کالجوں اور دینیات کے کالجوں اور ان کے اساتذہ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں زیادہ سے زیادہ طلباء کی نگرانی کرنی چاہیئے اور ان کے اندر محنت کی عادت اور قربانی اور ایثار کی عادت پیدا کرنی چاہیئے اگر افراد میں محنت اور قربانی کی عادت پیدا ہو جائے تو چھوٹی جماعت بھی بڑی جماعتوں پر غالب آجایا کرتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ۔ دنیا میں کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہوئی ہیں جو بڑے بڑے گروہوں پر اللہ تعالےٰ کے حکم سے غالب آگئی ہیں۔ اس غلبہ کی وجہ یہی تھی کہ ان میں قربانی اور ایثار کا مادہ تھا۔ وہ اپنا وقت ضائع کرنے کی بجائے اسے مفید کاموں میں صرف کرنے کے عادی تھے۔ ان میں دیانت تھی ان میں صداقت تھی ان میں محنت کی عادت تھی ان کے حوصلے بلند تھے ان کے ارادے پختہ تھے اور ان کے مقابل میں جو لوگ کھڑے تھے وہ ان اوصاف سے خالی تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قلیل غالب آگئے اور کثیر مغلوب ہو گئے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک ایک آدمی جس میں ایثار کا مادہ ہوتا ہے وہ مردوں پر بھاری ہوتا ہے۔ پاگل کو ہی دیکھ لو لوگ اس کا مقابلہ کرنے سے گھبراتے ہیں حالانکہ وہ اکیلا ہوتا ہے سو اگر دیکھا جائے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگ ڈرتے ہیں کہ انہیں چوٹ نہ آجائے۔ ان کو زخم نہ لگ جائے اور وہ اپنی طاقت کو صرف ایک حد تک استعمال کرتے ہیں لیکن پاگل کے لئے چوٹ اور زخم بلکہ موت کا بھی کوئی سوال نہیں ہوتا اس لئے وہ اپنی طاقت اس حد تک استعمال کرتا ہے جس حد تک ایک سمجھدار انسان استعمال کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور وہ اکیلا ہونے کے باوجود دو مردوں پر غالب آجاتا ہے۔ اسی طرح اگر ہمارے نوجوانوں میں قربانی اور ایثار کا مادہ ہو اور اگر دینی طور پر وہ مجنونانہ رنگ اپنے اندر رکھتے ہوں۔ اور وہ اپنی محنت اور اپنی قربانی کو اس حد تک پہنچا دیں کہ جس حد تک پہنچانے سے دوسرے لوگ گھبراتے ہوں تو پھر ہمارے ایک ایک آدمی کے مقابلے میں ان کے دس دس پندرہ پندرہ بلکہ بیس بیس آدمی بھی ہیچ ہو جائیں گے یہ معاملہ آئندہ نسل کی اصلاح اور اس کی درستی کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے اور ہمارے تمام سکولوں اور کالجوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور نوجوانوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں۔ کہ وہ سلسلہ کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ وہ نسل جس میں قربانی اور ایثار کا مادہ نہیں جو جوش اور جنون سے خالی ہے وہ ہمارے آنے والے دس سال کو ضائع کر دیتی ہے اور یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑے خوف کا مقام ہے کیونکہ دس سال کے بعد پھر ہمیں ایک نئی جدوجہد کرنی پڑے گی اور پھر ایک اور نسل کی تربیت کو کے اس کے اخلاق کو اسلامی رنگ میں ڈھالنا پڑے گا۔ حالانکہ ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ اتنا عظیم الشان ہے کہ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایک دن کا ضائع ہونا ہمارے لئے ناقابل برداشت ہونا چاہیئے"

(الفضل ۶ر مارچ ۱۹۶۳ء)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۶۶ء کو بوقت ۹ بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی معیار بھرتی قد ۵ فٹ ۶ انچ وزن ۱۱۳ پونڈ عمر ۱۷ سال سے ۲۰ سال تعلیم کم از کم ۶ جماعت امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ مطبوعہ فارم پر جس پر سکول کی مہر اور ہیڈ ماسٹر صاحب کے دستخط ثبت ہوں اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ نیوی کے لئے بھی بھرتی ہوگی تعلیم میٹرک بمعہ سائنس۔

ربوہ میں کُل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

آج اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو رہا ہے

ٹورنامنٹ میں شرکت کے لئے ملک کی نامور ٹیمیں ربوہ پہنچ چکی ہیں

ربوہ ۱۰ر فروری۔ (۸½ بجے صبح) اب سے تھوڑی دیر بعد یہاں آٹھواں کُل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ ملک گیر شہرت کے حامل اس کل پاکستان ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے کے لئے ملک کی نامور ٹیمیں ربوہ پہنچ چکی ہیں۔ ٹورنامنٹ جو تین روز جاری رہے گا حسب سابق تعلیم الاسلام کالج کے باسکٹ بال کورٹس پر کھیلا جا رہا ہے۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح اس ٹورنامنٹ کی پہلے سے قائم شدہ روایت کے بموجب گزشتہ سال کی چیمپئن ٹیم یعنی پاکستان ریلوے کے کیپٹن مسٹر جاوید حسن کر رہے ہیں۔

صدر گرسل کی حالت تشویشناک ہے

واشنگٹن ۱۰ر فروری۔ ترکی کے صدر جنرل جمال گرسل پر پھر دل کا دورہ پڑا ہے جس کے بعد واشنگٹن کے ایک ہسپتال میں ان کی حالت مزید خراب ہو گئی ہے۔

جنرل گرسل سخت علیل ہیں اور ان کے جسم کے بائیں حصہ پر فالج گرا ہوا ہے کل کے دل کے دورے کے بعد فالج زدہ حصہ میں اضافہ ہو رہا ہے امریکہ کے ممتاز ماہران کا علاج کر رہے ہیں

جنرل چوہدری راولپنڈی میں

راولپنڈی ۱۰ر فروری۔ بھارت کے کمانڈر انچیف جنرل چوہدری ایک دن کے مختصر قیام کے لئے کل راولپنڈی پہنچے انہوں نے بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل موسےٰ سے دونوں ملکوں کی سرحدوں سے فوجوں کی واپسی کے انتظامات کے بارے میں بات چیت کی

جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال سنگین ہو گئی

شمالی ویت نام کے بکتر بند دستے محاذ کی طرف بڑھ رہے ہیں

وینیتیان ۱۰ر فروری۔ شمالی ویت نام کی بکتر بند فوج حرکت میں آگئی ہے جس سے امریکہ اور شمالی ویت نام کے درمیان براہ راست میدان جنگ چھڑنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے لاؤس کے ایک فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ شمالی ویت نام میں بھی جنگی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں ویت کانگ چھاپہ ماروں نے ایک مضبوط سرکاری دستے کا صفایا کر دیا اور پولیس کے ایک صوبائی افسر اعلیٰ کو ہلاک کر دیا۔

لاؤس کی وزارت دفاع کے ایک ترجمان کرنل تھانگ پن نوزائی نے کل انکشاف کیا کہ لاؤس کے فوجی سراغ رسانوں نے شمالی ویت نام کے بکتر بند دستوں کی نقل و حرکت کا پتہ چلایا ہے اس نے بتایا کہ "شاہراہ ہوچی من" پر شمالی ویت نام کے ٹینک دستے پہلی مرتبہ جنوبی ویت نام کی طرف جاتے دیکھے گئے ہیں۔ ترجمان ان دستوں کی اصل منزل کے متعلق کوئی وضاحت نہ کر سکا اس نے کہا غالباً ان کا مقصد قافلوں کی حفاظت کرنا ہے۔ شاہراہ ہوچی من لاؤس سے گزر کر جنوبی ویت نام پہنچتی ہے۔ اس نے بتایا کہ لاؤس میں کمیونسٹ پتھٹ لاؤ کی فوجوں نے جارز کے میدانوں کو جانے والی سڑک پر ایک اور اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے جس سے اس علاقہ میں صورت حال انتہائی نازک ہو گئی ہے

ڈھاکہ اور لاہور کے درمیان آج فضائی سروس شروع ہوگی

لاہور ۱۰ر فروری۔ پی آئی اے کی لاہور اور ڈھاکہ کے درمیان سروس آج جمعرات سے شروع ہو جائے گی۔ گزشتہ ستمبر میں پاک بھارت جنگ کے نتیجہ میں یہ سروس بند کر دی گئی تھی۔ پی آئی اے کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہفتہ میں ڈھاکہ اور لاہور کے درمیان ۸ پروازیں ہوں گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴